بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر کبھی زکوۃ فرض ہوئی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر زکوۃ فرض تھی؟ رہنمائی فرمائیں۔

جواب

حضور سید عالم علیہ الصلوۃ والسلام سمیت کسی بھی نبی پر زکوٰۃ فرض نہیں تھی، کیونکہ زکوٰۃ تو مال کی میل اور گندگی دور کرنے کے لیے ہوتی ہے، جبکہ انبیائے کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کے معصوم ہونے کی وجہ سے ان کا مال گندگیوں اور میل کچیل سے پاک وصاف ہوتا ہے۔ نیز زکوۃ اس شخص پر فرض ہوتی ہے، جو مال کا مالک ہو، اور چونکہ حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنے مال پر ذاتی ملکیت نہیں ہوتی، بلکہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا ہے، وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے امانت ہوتا ہے، تو اس وجہ سے انبیائے کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی پر بھی زکوٰۃ فرض نہیں تھی۔

نوٹ: جن آیات مبارکہ میں انبیائے کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کو زکوٰۃ دینے کا فرمایا گیا جیسے(وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا) تو ان سے یا تو تزکیۂ نفس یعنی نفس کو ان چیزوں سے پاک رکھنا مراد ہے، جو شانِ نبوت کے خلاف ہیں یا ان سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنی امت کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیں۔

چنانچہ تفسیر صراط الجنان میں ہے "یاد رہے کہ انبیاءِ کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کو اتنیوں پر یہ امتیاز حاصل ہے کہ ان کے مال پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ چنانچہ علامہ احمد طحطاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: انبیاءِ کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام پر زکوٰۃ واجب نہیں کیونکہ ان کا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی ملک ہے اور جو کچھ ان کے قبضے میں ہے وہ امانت ہے اور یہ اسے خرچ کرنے کے مقامات پر خرچ کرتے ہیں اور غیر محل میں خرچ کرنے سے رکتے ہیں اور اس لئے کہ زکوٰۃ اس کے لئے پاکی ہے جو گناہوں کی گندگی سے پاک ہونا چاہے جبکہ انبیاءِ کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام معصوم ہونے کی وجہ سے گناہوں کی گندگی سے پاک ہیں۔ علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ دُرِّ مختار کی اس عبارت "اس پر اجماع ہے کہ انبیاءِ کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام پر زکوٰۃ واجب نہیں" کے تحت فرماتے ہیں: "کیونکہ زکوٰۃ اس کے لئے پاکی ہے جو گندگی (یعنی مال کے میل) سے پاک ہونا چاہے جبکہ انبیاءِ کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام اس سے بری ہیں (یعنی ان کے مال ابتدا سے ہی میل سے پاک ہیں)۔" لہٰذا جن آیات میں انبیاءِ کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کو زکوٰۃ دینے کا فرمایا گیا ان سے یا تو تزکیۂ نفس یعنی نفس کو ان چیزوں سے پاک رکھنا مراد ہے جو شانِ نبوت کے خلاف ہیں یا ان سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنی امت کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیں۔"

(صراط الجنان، جلد6، صفحہ345، 346، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

درمختار میں ہے ”وفرضت في السنة الثانية قبل فرض رمضان، ولا تجب على الأنبياء إجماعا“ ترجمہ: زکوۃ دوسری ہجری میں رمضان کے روزوں کے فرض ہونے سے پہلے فرض کی گئی، اور انبیائے کرام علیھم الصلوۃ والسلام پر بالاتفاق واجب نہیں۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے ”(قوله: ولا تجب على الأنبياء) لأن الزكاة طهرة لمن عساه أن يتدنس والأنبياء مبرءون منه، وأما قوله تعالى (وأوصاني بالصلاة والزكاة ما دمت حيا) [مريم: 31] فالمراد بها زكاة النفس من الرذائل التي لا تليق بمقامات الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، أو أوصاني بتبليغ الزكاة“ ترجمہ: (ان کا قول: اور انبیا علیھم الصلوۃ والسلام پر واجب نہیں) اس لیے کہ زکوٰۃ طہارت ہے اس شخص کے لیے جس سے کسی گندگی یا آلودگی کا احتمال ہو، جبکہ انبیائے کرام علیھم الصلوۃ والسلام اس سے پاک اور مبرّا ہوتے ہیں، رہا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ﴿وَاَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا﴾ (یعنی: اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے جب تک میں زندہ رہوں۔) تو اس سے مراد نفس کی ان رذائل سے پاکیزگی ہے، جو انبیائے کرام علیھم الصلوۃ والسلام کے بلند مقامات کے لائق نہیں، یا اس سے مراد ہے کہ مجھے زکوٰۃ کی تبلیغ کا حکم دیا گیا ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد 3، صفحہ 202، مطبوعہ: کوئٹہ)

حاشیہ طحطاوی علی مراقی میں ہے ”والأنبياء لا تجب عليهم الزكاة لأنهم لا ملك لهم مع الله إنما كانوا يشهدون أن ما في أيديهم ودائع يبذلونه في أوان بذله، ويمنعونه عن غير محله، ولأن الزكاة إنما هي طهرة لمن عساه أن يتدنس والأنبياء مبرؤن من الدنس لعصمتهم“ یعنی: اور انبیائے کرام علیھم الصلوۃ والسلام پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، کیونکہ اللہ کے ساتھ ان کی کوئی ذاتی ملکیت نہیں ہوتی، وہ تو اس بات کی گواہی دیتے تھے، کہ جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہے، وہ محض امانت ہے، جسے وہ اس کے درست وقت پر خرچ کرتے ہیں، اور اس کے غیر محل میں خرچ کرنے سے روکتے ہیں، نیز اس لیے بھی کہ زکوٰۃ دراصل اس شخص کے لیے پاکیزگی (کا ذریعہ) ہے جو کسی آلودگی میں مبتلا ہو سکتا ہو، جبکہ انبیاے کرام علیھم الصلوۃ والسلام اپنی عصمت کی وجہ سے ہر طرح کی آلودگی سے پاک ہوتے ہیں۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الزکاۃ، صفحہ 713، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4611

تاریخ اجراء: 16 رجب المرجب 1447ھ/06 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net